منگل | 6- مئی 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029 | CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 97 | منگل 28 ذی الحجہ۔ 1417ھ 6 ہجرت 1376ھش 6 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نور دیا جاتا ہے

حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے (-) اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقا کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں پر چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا۔ اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔

(آئینہ کمالات....... صفحہ 178-177)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو ہر قسم کی کامیابی کے موقع پر ایک خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لہو، لعب، تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیاء خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں۔ یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں۔ ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے۔ مگر یاد رکھو کہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے ساتھ دل لگاؤ گے، تو سخت حرج ہو گا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آجاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

دنیا کی کامیابیاں ابتلاء سے خالی نہیں ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے (-) (الملک: 3) یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے، تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجائے، تو زندہ ہی مرجاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 97)

جو حمد سچی ہو اس سے نئی حمد پھوٹتی ہے اور بڑھتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

سوال یہ ہے کہ حمد میں برکتوں سے کیا مراد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو حمد واقعی سچی ہو اس میں سے نئی حمد پھوٹتی رہتی ہے اور وہ ہمیشہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ایک ایسا محبوب جس کی خوبیاں آپ کے ابتدائی تعارف سے زیادہ گہری ہوں جب آپ اس کے قریب جاتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں تو اس کے اندر مزید حسن پاتے ہیں۔ اس کے اندر مزید گہرائی پاتے ہیں یہاں تک کہ آپ ہر دفعہ جب اس کے حضور اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں تو پہلے سے بڑھ کر محبت لے کر لوٹتے ہیں۔ تھک کر واپس نہیں آتے۔ وہ لوگ جن کے محبوب کھوکھلے ہوں اور سطحی ہوں ان کی محبتیں بہت جلد ختم ہو جاتی ہیں۔ زیادہ لمبا عرصہ نہیں چلا کرتیں کیونکہ ان کے محبوبوں میں گہرائی نہیں پائی جاتی۔ ان کے حسن میں گہرائی نہیں پائی جاتی اس لئے وہ حمد برکت سے خالی رہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ مضمون سمجھایا کہ تمہاری سچی حمد وہی ہے جو برکتوں والی حمد ہو جس میں ہمیشہ نشو و نما ہوتی رہے جو بڑھتی چلے اور تمہیں نئے سے نئے حمد کے مضمون سوجھتے چلے جائیں اور حقیقت یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی ایسا وجود نہیں جس کی حمد ان معنوں میں برکتوں والی حمد ہو کہ اس کی برکتیں نہ ختم ہونے والی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر جتنا آپ غور کریں گے۔ اس کی صفات پر جتنا غور کریں گے۔ اس کے ماضی کے احسانات پر جتنا غور کریں گے۔ اس کے حال کے احسانات پر جتنا غور کریں گے۔ مستقبل میں اس سے جو کچھ چاہیں گے۔ ان سب مضامین کا عرصہ بہت ہی دراز ہے اور بہت ہی وسیع ہے اور حمد جس سے تعلق رکھنے والی بھی ہو گی اگر آپ سچے غور کی عادت ڈالیں اور دل ڈال کر حمد کرنے والے ہوں تو اس حصے میں وہ برکتوں والی حمد ہو گی۔

(از خطبہ 26۔ جولائی 1991ء)

○○○

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

میری خوشدامنہ محترمہ امتہ القدیر شفقت صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال بنت حضرت بھائی مرزا برکت علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مورخہ 27 اپریل 1997ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ موصوفہ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ نہایت ہی خوش خلق مہمان نواز تھیں۔ اپنے وفات یافتہ خاوند کے ہمراہ مختلف مقامات پر رہیں اور لجنہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتی رہیں۔ راولپنڈی میں قیام کے دوران حلقہ گوالمنڈی کی صدر لجنہ کے عہدہ پر رہیں۔ 28۔ اپریل کو بیت مبارک میں بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے دعا کرائی۔ موصوفہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ مکرمہ شازیہ خورشید بنت مکرم چوہدری محمد خورشید انور صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع نارووال کا نکاح مورخہ 6- اپریل 97ء کو بھمراہ عزیز مکرم ڈاکٹر محمد احسن صاحب ولد چوہدری محمد انور صاحب بٹر فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ سے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے نارووال شہر میں پڑھا۔ بارات فیروز والہ سے آئی تھی اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقع پر مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی ضلع نارووال نے دعا کروائی جس میں کثیر تعداد وکلاء اعلیٰ افسران و معززین شہر شامل ہوئے۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یاددہانی رپورٹ

○ مجلس مشاورت 1991ء کا فیصلہ کہ:۔

"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

6- ہجرت 1376 ھش 6 - مئی 1997ء

بچوں کی تربیت - پیار و محبت سے

جوں جوں علم نفسیات لوگوں پر کھلتا جاتا ہے بچوں کی تربیت کے طریق میں فرق آنے لگا ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ اساتذہ کہا کرتے تھے کہ بچوں کے کان ان کی پیٹھ پر ہوتے ہیں یعنی ویسے تو وہ بات سنتے نہیں لیکن جب ایک مکّا پیٹھ پر رسید کیا جاتا ہے تو وہ فوراً بات سن لیتے ہیں۔ اسی طرح بچوں کی سکول میں خوب پٹائی کی جاتی تھی اور ایک لمبے عرصے تک یہ بات جاری رہی۔ چھوٹی کلاسوں میں بھی اور بڑی کلاسوں میں بھی۔ ہمیں یاد ہے کہ ہم نے تعلیم مدرسے کے آغاز سے مدرسے کی انتہائی کلاس یعنی دسویں جماعت تک بچوں کو خوب خوب پٹتے دیکھا۔ کہا یہ جاتا تھا کہ اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔ بچوں کو مارا نہ جائے تو وہ ٹھیک ہی نہیں ہوتے۔ وہ پڑھائی پوری طرح دل لگا کر نہیں کرتے۔ لیکن اب حالات بدل گئے ہیں اب اچھا استاد اور اچھا سکول وہ سمجھا جاتا ہے جہاں بچوں کی تربیت کے لئے ان کی پٹائی نہیں ہوتی۔ انہیں پیار سے اور آرام سے سمجھایا جاتا ہے۔ اور یہ دیکھا گیا ہے کہ پیار سے اور آرام سے سمجھانے سے بچے کی تعلیم کی طرف توجہ بڑھتی ہے۔ مار پیٹ کر بھی ان کی توجہ اس طرف کرنے کی کوشش کی جاتی تھی لیکن نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تھا۔ بچہ اس وقت سبق یاد بھی کر لے تو تعلیم حاصل کرنے سے اس کے دل میں انقباض پیدا ہو جاتا تھا۔ لیکن اب ہنستے کھیلتے پیار کرتے ہوئے بچے کو بات سمجھائی جائے تو نہ صرف وہ بات سمجھ جاتا ہے بلکہ حصول تعلیم کی طرف اس کی توجہ بڑھ جاتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اچھی ہی بات ہے کہ میں تعلیم حاصل کروں۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ نفسیات کے علم پر زیادہ توجہ دی جانے لگی ہے۔ بچوں سے کیا سلوک کیا جائے اب لوگ زیادہ بہتر طریق پر اس بات کو سمجھنے لگے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک انسانی نفسیات کا تعلق ہے اس میں تو کوئی فرق نہیں آیا۔ روز اول سے انسانی نفسیات وہی ہے۔ لیکن ان کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یا اس علم پر توجہ نہ دینے کی وجہ سے مختلف قسم کے سلوک کئے جاتے رہے ہیں۔

اصل بات یہی ہے کہ پیار اور محبت نہ صرف بات سمجھانے کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں بلکہ جو بات سمجھائی گئی ہے اس کی طرف مستقل توجہ پیدا کرنے کا بھی یہی باعث ہے۔ جیسا کہ تعلیم کے متعلق ہم نے کہا ہے کہ پیار اور محبت سے بات سمجھانے سے نہ صرف یہ کہ بچہ سمجھ جاتا ہے بلکہ حصول تعلیم میں اس کا میلان بڑھنے لگتا ہے۔ وہ حصول تعلیم کو اپنے لئے اچھی بات سمجھتا ہے اور اس طرح پہلے سے زیادہ محنت کرنے لگتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بچوں کی تربیت کے لئے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کا ایک حصہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کرتے ہیں۔ پس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔"

اندازہ کیجئے جس چیز کو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے شرک خفی قرار دیا ہے وہ پہلے کس قدر عام تھا بچوں کی مار پیٹ ایک معمول کی بات تھی۔ سمجھا یہ جاتا تھا کہ مار پیٹ کے بغیر نہ وہ بات سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ شرک خفی کسی رنگ میں بھی درست نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ بچوں کا اتنا پیچھا کرنا' اور کسی امر پر زیادہ اصرار کرنا' بچوں کو بار بار روکنا اور ٹوکنا' مناسب نہیں کیونکہ اسے ہم شرک خفی کہہ سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں بچے کو صحیح راستے پر لگا سکتا ہوں۔ حالانکہ صحیح راستے پر لگانے کا اصل فعل تو خدا تعالیٰ کا ہے۔ ماں باپ کو اور اساتذہ کو اور دیگر بڑے لوگوں کو وہ اس کا ایک ذریعہ تو بناتا ہے لیکن نتیجہ دراصل خدا ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ فرماتے ہیں کہ "ہماری جماعت کے دوستوں کو ایسا کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اپنے طریق تربیت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ہم تو سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کرتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔" گویا کہ ہمیں اپنے بچوں کو پیار اور محبت سے بات سمجھانے کا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ والدین کو بھی اور اساتذہ کو بھی۔

ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے اساتذہ ہو گزرے ہیں اور اب بھی ہیں جو جتنا بچوں کو پڑھاتے ہیں اس سے زیادہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور نتیجہ ان لوگوں سے زیادہ بہتر نکلتا ہے جو صرف مار پیٹ کر بچوں کی تربیت کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے والدین بھی اور اساتذہ بھی اور دوسرے بڑے لوگ بھی جن کے ہاتھ بچوں کی تربیت کا فریضہ دیا جاتا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ماحول میں خوشگواری پیدا ہو گی۔ بچوں کو بڑوں کے ساتھ ملنے سے انقباض نہیں ہو گا۔ وہ ان سے ملیں گے خوش ہو کے ملیں گے۔ ان کی بات مانیں گے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں گے۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہمیں حضرت صاحب کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔ حضرت صاحب نے یہ ارشاد فرمایا بھی اس طرح ہے کہ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ گویا کہ اس ارشاد کے ذریعے ساری جماعت کو مخاطب کیا ہے اور یہ ہدایت دی ہے۔ پس آیئے ہم اس ہدایت کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اپنے بچوں کے لئے دعا بھی کریں اور ان کی سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کریں اور پھر خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے سے ہمارے بچوں کی تربیت بہت بہتر ہو جائے گی۔ اس لئے کہ ہم کچھ کام خود کریں گے اور باقی کا کام خدا کے سپرد کر دیں گے اور خدا ان بچوں کی بہتر تربیت کرے گا۔

سال' مہینے' ہفتے' دن
عمر کے لمحے یوں مت گن
دیکھ خدا کی جانب دیکھ
چھوڑ اسی پر سال و سن

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب

الفضل 18 جنوری 1947ء

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر

مربّی مغربی افریقہ کی دینی مساعی

جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن کو وکالت تبشیر کی طرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے ان کی واپسی پر اس اعزازی پارٹی میں مناسب ہے۔ کہ احباب کے علم اور تعارف کے لئے کچھ حالات ان کے اور ان کے مشن کے پیش کئے جائیں۔ تا احباب ان کے لئے اور ان کے مشنوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے محلہ اراضی یعقوب کے ایک قدیم مخلص خاندان کے فرزند رشید ہیں۔ ان کی والدہ صاحبہ کو جب علم ہوا کہ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے مخلص خدام کو یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ آپ لوگوں کو دین کی خدمت کے لئے اپنے بچے بھی پیش کرنے ہوں گے تو اسی وقت انہوں نے اپنے اس بچہ کو جس کی عمر اڑھائی ماہ تھی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اور باوجود اس کے کہ ان کا کوئی اور بیٹا نہ تھا۔ اس وقف پر مرتے دم تک قائم رہیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب کو جب تعلیم کے لئے قادیان بھیجا جانے لگا۔ تو انہوں نے بچپن ہی کی حالت میں اپنے والد صاحب کو کہا کہ آپ نے وقف تو کیا ہے۔ مگر میرے سب اخراجات خود اٹھائیں چنانچہ ان کے والد صاحب نے اپنے خرچ پر تعلیم دلائی۔ مولوی فاضل پاس کرکے مربیان کلاس میں تعلیم پا کر وہ کچھ عرصہ شہر و ضلع سیالکوٹ میں حسب ضرورت ناظر صاحب دعوت الی اللہ کے ماتحت آنریری طور پر دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ ان کو معلوم ہوا کہ مولوی نذیر احمد علی صاحب (حال رئیس المربیان مغربی افریقہ) نے جو گولڈ کوسٹ میں دعوت الی اللہ کرکے رخصت پر آئے ہوئے تھے۔ یہ درخواست کی ہے۔ کہ عربی زبان اور دینی تعلیم کے لئے انہیں گولڈ کوسٹ میں تین سال کے لئے ایک مدرس دیا جائے۔ اس پر مولوی نذیر احمد صاحب نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں بعض دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ کچھ شرائط کرلی جائیں۔ مگر انہوں نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کوئی شرط نہ کی۔ اور کہا کہ میں اپنی خدمات بلا شرط پیش کرتا ہوں۔ حضرت امام جماعت الثانی کو یہ بات پسند آئی اور آپ نے فرمایا کہ انہیں منتخب کیا جائے۔ جو لوگ شرطیں پیش کرتے ہیں کام کم کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ منتخب ہو گئے اور دوسرے مربیان کے ساتھ 2۔ فروری 36ء کو گولڈ کوسٹ روانہ ہوئے۔ اس وقت چھ مربیان مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ملک محمد شریف صاحب حال مربی اٹلی۔ مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری۔ مربی جاوا۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ایک ساتھ روانہ ہوئے 23۔ اپریل کو مولوی نذیر احمد علی صاحب نے انہیں بیس پونڈ چار ماہ کا خرچ مقامی چندہ سے دیا۔ مگر کچھ دنوں بعد ناظر صاحب مال نے وہ رقم واپس طلب کی کیونکہ وہ چندہ کی رقم تھی۔ اس وقت مولوی صاحب کو حضرت امام جماعت الثانی کے وہ الفاظ یاد آئے۔ کہ "تجارت کی طرف بھی توجہ دینا" چنانچہ مولوی صاحب نے صرف دس روپیہ سے تجارت شروع کی۔ جس میں بعد کو مولوی نذیر احمد صاحب بھی شامل ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ چھ ماہ تک انہوں نے وہ بیس پونڈ واپس کر دیئے۔ اور اپنے اخراجات خود چلاتے رہے۔ جب ایک استاد سکول کا فوت ہو گیا۔ تو مولوی صاحب کو اپنے مربیان کلاس کے علاوہ مدرسہ میں بھی پڑھانا پڑتا تھا۔ عصر کے بعد فراغت ہوتی۔ تو تجارت کا کام مغرب سے پہلے تک کر لیا کرتے۔

اکتوبر 1937ء میں مولوی نذیر احمد علی صاحب کو سیرالیوان مشن کھولنے کے لئے جانے کا حکم ہوا۔ تو مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے اسی اپنی تجارت سے مبلغ پنیسٹھ پونڈ انہیں کرایہ جہاز اور اس ضمانت کے لئے دیئے۔ جو سیرالیون میں داخل ہونے پر دی جاتی تھی۔ اور اس کے بعد بھی اسی تجارت کے منافع سے انہیں اور رقم بھی سیرالیون بھیجی جب جنگ کی وجہ سے تجارت بند ہو گئی۔ اس وقت ان کو پانچ پونڈ ماہوار مرکز کے الاؤنس سے ملنا شروع ہوئے۔

گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں خلیج گنی پر واقع ہے۔ اس کے تین طرف فرانسیسی علاقے ہیں۔ اور ایک طرف سمندر۔ اس کا شمالی حصہ میدانی اور جنوبی حصہ پہاڑی ہے۔ اس میں جو قومیں زیادہ تعداد میں آباد ہیں وہ فینٹی۔ لوشانٹی۔ آکر اس ڈگومبا۔ لا۔ اوانا اور اہاؤ ساد موشی ہیں۔ پانچ مقامی زبانیں زیادہ مشہور ہیں۔ باقی سات زبانیں اور بھی بولی جاتی ہیں۔

پولیٹیکل اور ملکی تقسیم کے لحاظ سے گولڈ کوسٹ کے چار حصے ہیں۔ کالونی اشانٹی۔ ناردرن ٹیریٹری۔ اور مینڈیٹڈ ٹوگو لینڈ Mandatod Togo Land کل رقبہ اس ملک کا 91845 مربع میل ہے۔ رقبہ کو اگر مربع شکل میں رکھا جائے۔ تو 300 میل لمبا اور اسی قدر چوڑا ہوتا ہے۔ مگر اس میں درمیانی حصہ کم چوڑا۔ اور اس کی لمبائی زیادہ ہے۔ ساحل سمندر 340 میل لمبا ہے۔ آبادی اس وسیع ملک کی صرف 35 لاکھ ہے۔ جس میں پانچ لاکھ عیسائی اور ڈھائی تین لاکھ مسلمان ہیں۔

اس ملک میں عیسائی مشنری 1751ء یعنی قریباً دو سو سال پہلے سے آرہے ہیں۔ اسلام کا اثر پہلے پہل 1817ء میں اس طرح بتلایا جاتا ہے۔ کہ عمر سیموری ناردرن ٹیریٹری کی طرف سے علاقہ فتح کرتا چلا آیا۔ اور اشانٹی کی حدود تک پہنچا تھا۔ اس کے آنے پر بعض لوگ مسلمان ہو گئے ساحل سمندر کی طرف سے اسلام 1872ء میں ایک شخص ابوبکر نامی کے ذریعہ آیا۔ جس کو ہاؤسا قوم کی طرف سے ہاؤسا فوج میں مبلغ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ باقی تمام آبادی کسی نہ کسی رنگ سے شرک میں مبتلا ہے۔ مذہب کے صرف اسی قدر اثر کا پتہ موجودہ زمانہ کے ریکارڈ سے مل سکا ہے۔ مگر خیال ہے۔ کہ گو 1817ء سے پہلے اسلام اس ملک میں نہ پہنچا۔ مگر اردگرد کے ملکوں میں اسلام ضرور پہنچا ہے۔ اور اس ملک کے باشندے اسلام سے متاثر ہوئے ہیں۔ جبھی تو ان میں اسلام کی طرف ایک فطری میلان پیدا ہو گیا ہے۔

احمدیت اس ملک میں 1921ء سے شروع ہوئی ہے۔ احمدیت کے ذکر سے پہلے مناسب ہے کہ موجودہ عیسائی مشنوں کی وسعت کا ذکر کر دیا جائے۔

تقریباً دو سو سال سے مختلف فرقوں کے عیسائی مشنری کام کر رہے ہیں۔ وہاں کی رپورٹوں سے جو حالت عیسائی مشنوں کی معلوم ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت ان کے 1668 گرجے قائم ہو چکے ہیں۔ اور کل یورپین و افریقن مبلغین و پادری 6008 کی تعداد میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کثرت سے ان کے مدرسے ہر طرف موجود ہیں۔ جن میں ہزاروں اساتذہ کام کرتے ہیں۔ 44ء 45ء میں -/75542 پونڈ ان مدرسوں کو سرکاری گرانٹ ملی۔ اور -/50000 پونڈ ان مدرسوں کو طلباء کی فیسوں اور مدات سے آمدنی حاصل ہوئی۔ اس وقت تک یہ عیسائی مشن 35 لاکھ کل آبادی میں سے ساتواں حصہ عیسائی بنا چکے ہیں۔ عیسائیوں کی ہر قسم کی تبلیغی جدوجہد میں ہسپتالوں کا استعمال داخل نہیں ہے۔ اگر احمدی ولایت پاس ڈاکٹر وہاں جاسکیں۔ تو ان کے ذاتی بے اندازہ مالی فائدہ کے اور احمدیت بہت بڑھ جانے کی امید ہے۔ مگر ڈاکٹروں کو جلد جانا چاہئے۔ کیونکہ ایک عیسائی فرقہ کا خیال ہسپتال کھولنے کا ظاہر ہو چکا ہے۔ اور رومن کیتھولک عورتوں نے کچھ چھوٹی چھوٹی ڈسپنسریاں جاری کر دی ہیں۔ عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں ہمارا کام بہت کم ہے۔ اس وقت ہمارے چھوٹے بڑے صرف تیرہ مدرسے ہیں۔ جن میں 34 استاد کام کرتے ہیں۔ اور 809 لڑکے اور لڑکیاں پڑھتے ہیں۔ جن میں سے آٹھ سینئر۔ جونیئر اور انفینٹ کلاس مدرسوں کو -/1600 پونڈ گرانٹ سرکاری ملتی ہے۔ احمدی

آبادی بارہ حلقوں میں تقسیم ہے۔ ہر حلقہ میں متعدد جماعتیں ہیں۔ کل تعداد جماعتوں کی دو سو کے قریب ہے۔ 124 بیوت اب تک بن چکی ہیں۔ چندہ دہندگان کی تعداد سات ہزار پانچ صد ہے۔ مردم شماری مکمل نہیں ہو سکی۔ مگر چندہ دینے والوں کی تعداد سے کل احمدی آبادی کا اندازہ بیس ہزار سے تیس ہزار تک کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت گولڈ کوسٹ میں ہندوستان سے گئے ہوئے تین مربی کام کرتے ہیں۔ ایک مربی علاقہ کالونی میں اور یہی امیر ہیں۔ دوسرا مربی اشانٹی علاقہ میں اور تیسرا ناردرن ٹیریٹری میں۔ ٹوگو لینڈ کے علاقہ میں کوئی مربی نہیں۔ ان تین ہندوستانی مربیوں کے ساتھ سولہ افریقن مربی کام کرتے ہیں۔

گولڈ کوسٹ کی دعوت الی اللہ کا یہ طریق ہے کہ مرکز سالٹ پانڈ میں ہیڈ مربی کی زیر نگرانی ایک مربیان کی کلاس میں افریقن مربی تیار کئے جاتے ہیں۔ پورا کلام الٰہی باترجمہ معہ نوٹوں کے پڑھایا جاتا ہے۔ حدیث میں صحیح بخاری یا صحیح مسلم پڑھائی جاتی ہے۔ عربک لٹریچر اور صرف و نحو اور چند عربی کتب حضرت بانی سلسلہ پڑھائی جاتی ہیں۔ تعلیم ختم ہونے کے بعد یہ مربی مختلف جماعتوں میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ جہاں جماعت کی دینی تربیت اور دعوت الی اللہ اور مدرسوں میں دینیات پڑھاتے ہیں' ان طلباء کو زمانہ تعلیم میں 10 شلنگ ماہوار اور فارغ ہونے پر جب کام پر لگتے ہیں۔ صرف دو پونڈ ماہوار دئے جاتے ہیں یہ گزارہ اس قدر کم ہے کہ اس پر گذر کر سکنے والے طلباء کم ملتے ہیں۔ اگر اس گزارہ میں کچھ زیادتی ہو تو طلباء اور مربیان کی تعداد بہت بڑھ سکتی ہے' مگر اس وقت آمد خرچ کو پورا نہیں کر رہی ہے۔ گولڈ کوسٹ کا اس سال کا مقامی بجٹ جس میں مرکز کا کوئی روپیہ شامل نہیں۔ -/3664 پونڈ یعنی پچاس ہزار روپیہ کے قریب قریب ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغربی افریقہ کے ایک دور دراز ملک میں ہمارے ایک مربی کی سعی سے اتنی بڑی جمعیت پیدا ہو گئی جس کی خالص اپنی آمد سالانہ پچاس ہزار روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ جو بجٹ اوپر درج کیا ہے۔ وہ ان کے اپنے مرکزی کاموں کا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دور دور کی جماعتیں جو اپنے اپنے مقام پر خرچ کرتی ہیں۔ وہ اس میں شامل نہیں۔ یہ سب روپیہ جماعت دعوت الی اللہ و تعلیمی اور تنظیمی کاموں میں خود وہاں کے لوگوں کی اپنی مجلس عاملہ کے فیصلوں سے زیر نگرانی ہیڈ مربی خرچ ہوتا ہے۔ تا جماعت بحیثیت مجموعی اپنے علم و اخلاص و تنظیم و تعداد میں ترقی کرے۔ اب اس سال سے مرکز قادیان سے دو مربی اور بھیجے گئے ہیں۔

ترقی کے میدان میں اس جماعت کا عیسائی مشنوں سے مقابلہ ہے۔ جو اپنی دولت و ثروت اور دنیاوی شان و شوکت اور تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں۔ مگر دینی اخلاق دینی تعلیم اور خدا کی تائید کا مقابلہ نہیں کر سکتے' بعض عیسائی مشنریوں کی غلط رپورٹوں اور عیسائیت نواز افسران کی تائید سے احمدیوں اور احمدی مربیاں حتیٰ کہ ہیڈ مربی کو بھی مشکلات کا سامنا ہوا کرتا ہے۔ مربیان بلکہ افریقن احمدی ایسے صبر و استقامت کا نمونہ دکھلاتے ہیں۔ جو ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں خاص اخلاص پیدا کیا ہے۔ جس کا اظہار ان کے چندوں۔ ان کی دوسری قربانیوں سے ہوتا رہتا ہے۔ وصیت کرتے ہیں۔ تو بعض 1/3 حصہ تک اپنی آمد کا لکھواتے ہیں۔ یہاں کے احمدیوں کی طرح وہ اپنی زندگیاں بھی وقف کرتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر یعقوب احمد جو شاہی خاندان کا فرد تھا۔ اس نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی تھی۔ اور اب وہ دینی علم بڑھانے کے لئے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد خادم

بنی نوع انسان کی ہمدردی

ایک جگہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ انسان کا لفظ دراصل "انسان" سے ہے جس کے معنی ہیں دوانس، دو محبتیں آپ کے اس ارشاد کی روح سے حقیقی رنگ میں انسان کہلانے کا وہی مستحق ہے جس میں دو قسم کے انس اور محبتیں پائی جائیں۔ ایک محبت اپنے خالق و مالک خداوند کریم و رحیم سے اور دوسری محبت و ہمدردی اسے مخلوق خدا سے ہو۔ خصوصاً اشرف المخلوقات یعنی بنی نوع انسان سے باقی ساری مخلوق سے بڑھ کر ہمدردی و غمگساری کا جذبہ دل میں موجزن ہو۔ نسل انسانی سے ہمدردی اور اس کی غمخواری میں امیر یا غریب' اپنے یا پرائے' مسلم یا غیر مسلم کی تفریق روا نہ رکھے بلکہ بلا تمیز مذہب و ملت ہمدردی و خدمت گزاری کا دائرہ سب پر حاوی ہو۔ "اول خویش بعدہ درویش" کا اصول تو بہرحال قائم رکھنا ہو گا اور انسانی تعلقات کے مختلف دائروں میں درجہ بندی اور حفظ مراتب کا لحاظ تو ضروری ہے مثلاً ماں باپ' بہن بھائی اور قریبی رشتہ داروں کی طبعی تقسیم و ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے سب سے ہمدردی اور سب کی خدمت کرنا ہو گی مگر یہ خیال کر کے کہ فلاں میرا ہم مذہب نہیں یا میرا رشتہ دار نہیں یا میری برادری اور قبیلہ سے متعلق نہیں' ضرورت اور تکلیف کے وقت اسے اپنی خدمت اور غمگساری سے محروم کر دینا اپنے انسان ہونے کی نفی کرنا ہے اللہ تعالیٰ رب مسلم نہیں بلکہ رب العالمین ہے اور اس کا فیض اور فضل اور رحمت تمام مخلوقات اور تمام مذاہب کے لوگوں پر حاوی ہے پس بہترین انسان وہی ہے جو (بلا تمیز عقیدہ و مذہب و ملت) سب انسانوں کو نفع پہنچائے۔ اسی بنیادی نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں کہ:-

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:-

"چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔"

پھر فرماتے ہیں کہ

"خدا کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو...... اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔"

ان فرمودات وارشادات سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ خدا کے بندے وہی ہیں جو خدا کے سب بندوں سے پیار کرتے اور سب کو اپنے دائرہ ہمدردی میں داخل کرتے ہیں اور اپنی خدمت اور ہمدردی کو کسی خاص گروہ تک محدود نہیں کرتے بلکہ ان کی ہمدردی و محبت و خدمت عالمگیر و انسان گیر ہوتی ہے کیونکہ ہمارا رب کسی ایک گروہ یا قوم کا رب نہیں بلکہ رب العالمین ہے جماعت احمدیہ کے بانی نے اپنی بیعت کی شرائط میں بھی ساری نسل انسان سے ہمدردی کی شرط عائد کرتے ہوئے فرمایا کہ بیعت کنندہ:-

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔"

شرط نہم میں آپ اپنے بیعت کنندہ سے پھر اس امر کا عہد لیتے ہیں کہ وہ:-

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ

"کلام الٰہی کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزاسمہ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی۔"

اس مختصر نوٹ کا مقصد یہی ہے کہ اس دور میں جو نفسا نفسی پائی جاتی ہے۔ بے حسی کی ایسی کیفیت پائی جاتی ہے کہ لوگ اپنے اڑوس پڑوس بسنے والے انسانوں اور نسل آدم کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے کوئی خاص توجہ نہیں کرتے یا محض اپنے رشتہ داروں تک ہی اپنی ہمدردی کو محدود رکھتے ہیں ہماری جماعت کے احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنی محبت و خدمت اور ہمدردی و غمگسار کے جذبہ اور دائرہ میں ہر رنگ و نسل' ہر انسانی طبقہ اور ہر فرقہ یا مذہب کے لوگوں کو شامل کرے اور شامل رکھے اور ان کے دکھ سکھ اور راحت و رنج کے حالات میں ان کے ساتھی اور معاون و مددگار ہوں کیونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات کا یہی تقاضا ہے اور آپ اپنی جماعت سے توقع رکھتے ہیں کہ:-

"تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز مذہب و قوم ہر ایک سے نیکی کرو۔" تقریریں ص 29)

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے؟ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔"

"حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے...... بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا..... بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا یعنی بنی نوع انسان کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ خدا کی یہ شان ہے۔۔

بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے (-) یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو تخلقوا باخلاق اللہ میں پیش کی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم)

ہماری تاریخ

دی ٹروتھ کے 29۔ اگست اور 5۔ ستمبر 1958ء کے شماروں میں سڈنی میری پرٹ ساقی صاحبہ کا ایک تفصیلی مضمون شائع ہوا ہے جسے انہوں نے "ماننے والوں کی علامات" کا عنوان دیا ہے۔ اس مضمون میں ساقی صاحبہ کی بیگم نے ربوہ کی تفصیل بیان کی ہے۔ ربوہ کی زمین کس طرح حاصل کی گئی اور کیوں حاصل کی گئی۔ اور اس زمین پر آغاز کار میں کس قسم کی عمارتیں کھڑی کی گئیں۔ عمارتوں کی تفصیل دیتے ہوئے انہوں نے بتایا ہے کہ بیوت الحمد کیسی تھیں اور حضرت امام جماعت الثانی اور دیگر احمدیوں کی رہائش گاہیں کیسی تھیں۔ کون کون سے ادارے قائم کئے گئے۔ ان اداروں میں انہوں نے خاص طور پر خواتین کے کالج کا ذکر کیا اور ان کی پرنسپل مسز ایس۔ ایم۔ شاہ کا۔ لڑکوں کے اداروں کا بھی ذکر کیا۔ پریس اور اخبار الفضل کی اشاعت بھی اس مضمون میں شامل کی گئی۔ مضمون خاصا تفصیلی ہے اور ہر انگریزی پڑھنے والے کو یہ مضمون پڑھ کر اس وقت کے ربوہ کی کیفیت سامنے آجاتی ہے۔ اس میں لجنہ اماء اللہ اور اس کی کارکردگی کا ذکر بھی شامل ہے اور احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کا بھی۔ مضمون کا خاتمہ آپ نے بہشتی مقبرہ اور عام قبرستان کے ذکر سے کیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ جب ربوہ کے رہنے والوں میں سے کسی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آجاتا ہے تو وہ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی جان خدا تعالیٰ کے حوالے کر دیتا ہے اور اس سے خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ جس کے بعد قبرستان میں اسے دفن کیا جاتا ہے۔ قبرستان کے متعلق انہوں نے لکھا ہے کہ اس کے ارد گرد پہاڑیاں پہرہ دے رہی ہیں اور یہ بڑی پرسکون جگہ ہے۔

گویا کہ انہوں نے اس جگہ کو اس طرح سراہا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے تو وہ زندگی گزارنے کے بعد جب خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آئے تو یہیں دفن کی جائیں۔ ایسا اس لئے ممکن نہ ہوا کہ ان کی وفات انگلستان میں ہوئی اور انگلستان میں بھی ایک احمدیہ قبرستان ہے جہاں پر انہیں دعاؤں کے ساتھ دفن کیا گیا۔

احباب کو یاد ہو گا کہ ساقی صاحب کی بیگم صاحبہ اپنے والدین کے ساتھ نائیجیریا میں رہائش پذیر تھیں اور وہاں صحافتی حلقوں سے آپ کا تعلق تھا۔ مربی انچارج کی اہلیہ کا انٹرویو لینے آئیں اور اس کے ساتھ ہی ان کا آہستہ آہستہ احمدیہ جماعت سے رابطہ بڑھنا شروع ہوا۔ حتیٰ کہ انہوں نے اخبار ٹروتھ کے لئے خواتین کا صفحہ تیار کرنے کی دعوت قبول کرلی۔ اس کے بعد وہ نائیجیریا چھوڑ کر کہیں اور چلی گئیں۔ لیکن نائیجیریا کے مربی انچارج کے ساتھ ان کی خط و کتابت قائم رہی۔ اس دوران ان کے والدین فوت ہو گئے اور انہوں نے احمدیت کا مطالعہ کرنے کے بعد احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔ اور ربوہ دیکھنے کے لئے اور حضرت امام جماعت الثانی سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے وہ ربوہ آگئیں۔ یہاں مولانا مبارک احمد صاحب ساقی سے ان کی شادی ہو گئی جس کے بعد وہ نائیجیریا' سیرالیون' لائبیریا اور انگلستان میں ان کے ساتھ رہیں۔ آپ کا ایک بیٹا ہے اور ایک بیٹی اور دونوں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے کاموں میں شب و روز اخلاص کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ یہ بات پہلے بھی شائع کی جا چکی ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبد الباسط شاہد

مکرم مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

حضرت امام جماعت الثانی بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ جانے والے خوش قسمت اصحاب قافلہ میں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بھی تھے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ان دنوں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ تھے (آجکل قائد کی بجائے مہتمم مقامی کہا جاتا ہے) اور ان کی مجلس عاملہ میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی معتمد کی ذمہ داری ادا کر رہے تھے۔ خاکسار کو مجلس عاملہ مقامی میں نائب معتمد کی خدمات کی توفیق ملی اور اس طرح مولانا پیرکوٹی صاحب کے نہایت محنتی اور ان تھک کارکن ہونے کا تجربہ ہوا۔ مکرم مولوی صاحب تو جلد ہی بعض اور خدمات کے سلسلہ میں مصروف ہو گئے خاکسار کو ایک لمبا عرصہ بطور معتمد مجلس مقامی اور نائب قائد خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

محترم مولوی صاحب بہت صاف گو اور کھری بات کرتے تھے اس لحاظ سے آپ نے زیادہ دوست تو نہ بنائے تاہم اس وجہ سے انہیں جو علمی کام کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اس کے معیار اور افادیت میں بہت اضافہ ہو گیا کیونکہ آپ اپنے کام کو بھی تنقیدی نظروں سے پرکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ آپ نے متعدد کتب مرتب کیں جن میں سے بعض کتابیں تو حوالوں کی کتابوں کے طور پر استعمال ہوتی ہیں اور ان کے متعدد ایڈیشن طبع ہو کر کثرت سے شائع ہو چکے ہیں۔

مکرم مولوی صاحب کی یادگار خدمات میں سے حضرت امام جماعت الثانی کے خطبات کی تدوین و تحریر کا کام ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں حضرت امام جماعت الثانی اپنی تقاریر میں بہت روانی سے کلام فرماتے تھے۔ آپ کی تقاریر کو ساتھ ساتھ لکھنا بہت زیادہ مشق و مہارت کا تقاضہ کرتا تھا۔ مکرم مولوی صاحب اس سلسلہ میں بہت دلچسپ باتیں بیان کیا کرتے تھے آپ نے بتایا کہ میں کئی کچی پنسلیں تیار کر کے پاس رکھ لیا کرتا تھا اور مجھے یہ مشق ہو گئی تھی کہ قلم کاغذ سے اٹھائے بغیر مسلسل لکھتا چلا جاتا تھا۔ بسا اوقات صفحوں کے صفحے لکھنے کے بعد نقطے وغیرہ لگانے کی نوبت آتی تھی۔ یہ خطبات فوری طور پر تیار کرنے ضروری ہوتے تھے۔ جلدی کی ایک وجہ یہ ہوتی تھی کہ دیر سے صاف کرنے سے مضمون ذہن سے نکل جاتا تھا اور صاف کرنا قریباً ناممکن ہو جاتا تھا۔ جلدی کی ایک اور وجہ یہ بھی تھی کہ تقریر کے بعد تقریر اور خطبہ کے بعد خطبہ کا تسلسل رہتا تھا اور اگر کوئی تقریر تیار کرنے میں دیر ہو جاتی تو پھر اس کی تیاری کے لئے وقت کم ہی ملتا تھا۔

خطبات کی تیاری کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت الثانی سے ملاقات کے مواقع بھی کثرت سے میسر آتے تھے مکرم مولوی صاحب مسرت بلکہ گونہ فخر کے ساتھ قرب کے ان لمحات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے کیونکہ کی بجائے چونکہ (یا اس کے برعکس) تحریر کر دیا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ کو ان الفاظ کا صحیح استعمال نہیں آتا؟ عرض کیا کہ سیدی ہمیں اردو باقاعدہ تو پڑھائی ہی نہیں گئی اس لئے ان کے استعمال میں غلطی ہو سکتی ہے اس پر پیارے آقا نے بڑی تفصیل سے کیونکہ اور چونکہ کے استعمال کے متعلق سمجھایا اسی طرح کئی اور مواقع پر بھی اردو گرائمر اور زبان کی غلطیوں کی تصحیح فرمایا کرتے تھے۔ مکرم مولوی صاحب حضرت صاحب کی غیر معمولی یادداشت اور قوت حافظہ کے بھی بہت سے واقعات سنایا کرتے تھے اور یہ بھی کہ بعض دفعہ آپ کسی لفظ پر نشان لگا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ لفظ میں نے اپنی تقریر میں استعمال نہیں کیا تھا۔ اور ایسے مواقع پر حضرت صاحب کی یادداشت ہی درست ثابت ہوتی تھی۔

جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے مکرم مولوی صاحب اپنی صاف گوئی اور کھری طبیعت کی وجہ سے زیادہ دوست بنانے کی پرواہ نہ کرتے تھے تاہم جن دوستوں سے تعلق تھا ان کے ساتھ تعلقات کو خوب نبھاتے تھے یہ سطور لکھتے وقت ہمارے وفات یافتہ بزرگ مربی حضرت مولانا محمد شریف (بلاد عربیہ گیمبیا) یاد آرہے ہیں کیونکہ ان دونوں میں گہری دوستی تھی۔ مکرم مولانا پیرکوٹی صاحب کے قریباً تمام علمی کاموں میں حضرت مولانا کے مشوروں اور راہنمائی کا دخل تھا اور دونوں دوست گھنٹوں اپنے علمی کاموں پر گفتگو فرمایا کرتے تھے اس معاملہ میں اتنی پابندی اور باقاعدگی تھی کہ ہفتہ میں ایک دن حضرت مولانا مکرم پیرکوٹی صاحب کے ہاں تشریف لے جاتے اور اسی طرح ہفتہ میں ایک دن مکرم پیرکوٹی صاحب حضرت مولانا کے ہاں وقت مقررہ پر ضرور جاتے تھے۔

مکرم پیرکوٹی صاحب نے کچھ عرصہ فوج میں بھی ملازمت کی تھی اور ریٹائرڈ فوجیوں کی تنظیم کا کوئی عہدہ بھی آپ کے پاس تھا (غالباً ویلفیئر آفیسر سولجر بورڈ) آپ کی وفات کے بعد ایک دوست نے بتایا کہ اس کی وجہ سے مدتوں آپ کے جھنگ کے متعلقہ افسروں سے بہت اچھے تعلقات رہے اور آپ ان سے اپنے مطالبات منوانے میں کامیاب ہو جاتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ ربوہ میں فوجیوں کی بیوگان کی خبرگیری اور امداد کی توفیق پاتے اور فوجیوں کے یتیم بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں بہت ہی مفید اور موثر خدمات بجالاتے۔

پچھلے سال مکرم پیرکوٹی صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ آپ کی بیگم صاحبہ اور ایک بیٹی امریکہ سے ان کی عیادت اور خدمت کے لئے آئیں۔ آہستہ آہستہ طبیعت سنبھل گئی۔ پہلے تو ٹانگوں کی کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے قریباً معذور ہو گئے تھے تاہم آہستہ آہستہ چلنے پھرنے لگے۔ کئی دفعہ بازار میں ان سے ملاقات ہوئی تو اپنی طبیعت کی بہتری کا بڑی خوشی سے ذکر کرتے۔

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

OOO

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

بزرگ استاد کی خودنوشت سوانح

سوانحی ادب میں خودنوشت سوانح عمری لکھنے کو مشکل ترین فن قرار دیا گیا ہے کیونکہ انسان خود اپنے بارے میں لکھنے لگے تو اس کے لئے دوگونہ مشکل ہوتی ہے۔ حالات و واقعات کے بیان میں توازن رکھنا' احوال و رجال کے بارہ میں چوکس رہنا' احوال کے بیان میں چوکس یوں کہ کوئی بات خلاف واقعہ نہ ہو اور رجال کے باب میں اس طرح کہ زندوں کی کردار کشی نہ ہو' گزرے ہوؤں کے ساتھ کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو حقیقت حال کے خلاف ہو مبادا وہ قیامت کے روز دامنگیر ہوں! اور ان سب باتوں سے بڑھ کر خود اپنی ذات کا بیان جو اتنا متوازن رہے کہ اپنی خصوصیتوں یا خدمات کی بے جا یا ناواجب تعریف نہ بنے اور اسی طرح اتنا منکسرانہ بھی نہ ہو اپنی زندگی بھر کی خدمات کو اپنی خاکساری کی بھینٹ چڑھا دے۔ خودستائی ہو نہ خود انکساری۔ بین بین رہے۔ اور یہی چیز سب سے مشکل ہوتی ہے۔ غالب نے کہا تھا کہ اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے مگر بہت لوگ ایسے ہیں جو ایسا کہتے ہیں ایسا کرتے نہیں۔ میں نے پچھلے دنوں اردو کی خودنوشت سوانح عمریوں پر ایک مقالہ لکھا تو اردو کے بڑے بڑے ادیبوں کی خودنوشت سوانح عمریاں بہ نظر عمیق پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی تحدیث نعمت بڑی متوازن خودنوشت نظر آئی۔ چوہدری صاحب نے اس میں ان تمام باتوں کا لحاظ رکھا جو ایک اچھی خودنوشت سوانح عمری کے لئے ضروری قرار دی جاتی ہیں اور علمائے ادب نے ان باتوں پر عمل پیرا ہونے کو کہا ہے۔ حیرت ہے کہ چوہدری صاحب سیاست دان ہوتے ہوئے بھی ادبی اسالیب سے اس درجہ آگاہ تھے کہ خودنوشت سوانح عمری کے کسی بھی فنی معیار پر انہیں پرکھ لیں ان کی تحدیث نعمت اس پر پورا اترتی ہے حالانکہ ان کا بنیادی مقصد تحدیث نعمت رب جلیل تھا اور یہ مقصد بدرجہ اتم پورا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو اردو ادب کی ناقابل فراموش سوانح عمریوں میں جگہ دی۔ اردو خودنوشت سوانح عمریوں کی تاریخ سے اس خودنوشت کو خارج نہیں کیا جاسکے گا۔

اس مطالعے کے دوران استاذی المحترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر کی خودنوشت سوانح بھی نظر سے گزری۔ اس کے حصول میں مجھے بہت دقتیں پیش آئیں آخر عزیزی منور احمد نعیم امریکہ سے ربوہ گیا تو میں نے اسے کہا کہ وہ میاں صاحب قبلہ کی سوانح کہیں نہ کہیں سے لے کر آئے۔ معاملہ دو شاگردوں پر آکر ٹھہرا۔ عزیزی حبیب الرحمان زیروی نے اپنا نسخہ منور کے حوالے کیا اور منور نے امریکہ سے وہ کتاب مجھے بھیج دی۔ چلئے امریکہ کے مربی کی داستان حیات تھی اسے امریکہ سے ہو کر ہی آنا تھا۔ مجھے خدشہ تھا کہ قبلہ میاں صاحب جموں کے ہیں کہیں جموں کے رستہ سے آئی پچاس سال تاخیر سے پہنچے گی جیسے ابھی تک کشمیر کا مسئلہ لٹکا ہوا ہے۔ یہ کتاب بھی کہیں راہ میں پڑی نہ رہ جائے۔ آخر کتاب آگئی۔ دیر آید درست آید۔

مکرم میاں صاحب کی یہ خودنوشت بھی بہت اعلیٰ پائے کی خودنوشت سوانح ہے۔ متوازن' تفاخر سے معرا' انکسار سے مملو! حالات و واقعات کی آئینہ دار۔ اللہ تعالیٰ قبلہ میاں صاحب کو لمبی عمر دے اور یہ کتاب لکھنے کی جزا دے کہ اس کتاب میں بہتوں کی رہنمائی اور ہدایت کا سامان ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے عام احباب عموماً اور میاں صاحب کے شاگرد خصوصاً اسے پڑھیں اور اپنے محترم استاد کی باتوں سے متمتع ہوں۔ مجھے تو اس کتاب کے مطالعہ کے دوران یونہی محسوس ہوتا رہا کہ ہم لوگ سکول میں بیٹھے ہیں اور میاں صاحب ہمیں پڑھا رہے ہیں۔ ان کا مخصوص طرز تدریس ان کی تحریر میں بھی نمایاں ہے۔ ان سے پڑھنے میں بھی مزا آتا تھا ان کی کتاب پڑھنے میں بھی وہی مزا آیا۔ بفضل خدا استاذ محترم اب عمر کی نویں دہائی میں ہیں مگر مزاج کی وہی زندہ دلی ان میں موجود ہے۔

کتاب کی ابتدا میں میاں صاحب نے اپنا سوانحی خاکہ دے دیا ہے تاکہ کتاب کے دوران بیان میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ بنیادی حالات کسی بھی خودنوشت کا لابدی حصہ ہوتے ہیں۔ میاں صاحب محترم نے اپنے قاری کو اپنے بنیادی سوانحی کوائف پہلے ہی بتا کر اسے ذہنی طور پر تیار کر دیا کہ آئندہ صفحوں میں جو کچھ بیان ہونے والا ہے وہ کس قسم کے انسان کی سوانح ہے۔ وہ اول سے آخر تک ایک معلم رہے اور (میں تو ان کے مربی ہونے کو بھی ان کی معلمی کا ہی اک روپ گردانتا ہوں) یہی معلمی ان کی سوانح کا اسلوب بھی بنی۔ میاں صاحب کے ماموں میاں فیض احمد احمدیت سے پہلے متعارف ہوئے ان کے تعلقات حضرت مولوی نورالدین صاحب' حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے تھے ان کے فیض سے وہ احمدی ہوئے۔ انہی کی تربیت میں میاں صاحب پر احمدیت کا رنگ چڑھا۔ وہ بڑے صاحب دل بزرگ تھے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطبہ کا شرف بھی انہیں حاصل تھا۔ مکرم میاں صاحب کے والد گرامی میاں مہردین 1920ء میں فوت ہوئے تب سے میاں صاحب کی کفالت ان کے ماموں نے کی انہیں اعلیٰ تعلیم دلائی اور سلسلہ حقہ احمدیت کے ساتھ پختہ ناقابل شکست تعلق قائم کیا۔

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب بچپن ہی سے بڑے جوشیلے اور مخلص احمدی تھے۔ جہاں کہیں موقع ملتا دین حق کی اشاعت میں کوشاں رہتے۔ دو چار بار کا واقعہ بھی آپ نے لکھا ہے کہ کسی مباحثے یا مجلس کے لئے مرکز سے کوئی عالم نہ بھیجا جاسکا تو میاں صاحب نے باوجود کم سن ہونے کے اس ذمہ داری کو پورا کیا۔ اتنا تو ہم نے بھی دیکھا کہ چنیوٹ میں کسی سے کوئی مسئلہ حل نہ ہوتا تو وہ میاں صاحب کی طرف رجوع ہوتا۔ محلہ گڑھا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کٹھ پتلی حکومت کا انسانی حقوق کمیشن

مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت' جو انتخابات کے عوامی بائیکاٹ کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے' اس کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مقبوضہ ریاست میں انسانی حقوق کا کمیشن قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

کشمیری مجاہدین کی متحدہ تنظیم آل کشمیر حریت کانفرنس نے بجا طور پر اس کمیشن کے قیام کو ایک مذاق قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ کا بھارتی فوج پر کوئی کنٹرول نہیں۔ اور وادی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بھارتی فوج ہی کے ہاتھوں ہو رہی ہیں۔ آئے دن کشمیریوں کو جو عموماً نہتے ہوتے ہیں گرفتار کر کے عقوبت خانوں میں لے جاتا ہے اور پھر ان کی لاش کسی جگہ سے مل جاتی ہے۔ آئے دن بھارتی فوج کشمیری خواتین کی بے حرمتی کی مرتکب ہوتی ہے اور وزیر اعلیٰ سمیت کوئی بھی کشمیری اہلکار ان کا ہاتھ روکنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ آئے دن کسی نہ کسی دانشور' صحافی یا حریت کا نعرہ لگانے والے کو سڑک پر گولی مار دی جاتی ہے۔ اور کوئی ان کا نام لیوا نہیں ہوتا۔ اسی صورت حال میں عالمی رائے عامہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے وادی کشمیر میں انسانی حقوق کمیشن کا قیام ایک سنگین اور ظالمانہ مذاق کے سوا اور کیا قرار دیا جا سکتا ہے۔

عرصہ 9 سال کے لگ بھگ عرصے سے کشمیری سرفروشوں نے آزادی حاصل کرنے کے لئے جو زبردست مہم شروع کر رکھی ہے اس میں ہزاروں کشمیری جانوں کا نذرانہ دے چکے ہیں۔ قصبوں اور شہروں میں نئے قبرستانوں کی نئی فصلیں اگ چکی ہیں۔

ابھی حال ہی میں ایک قصبے میں جو کشمیری عورتوں کی اجتماعی بے حرمتی کا سانحہ ہوا ہے جس پر ساری وادی کشمیر سراپا احتجاج بن گئی تھی اس کے کسی ذمہ دار کو اب تک گرفتار کیا گیا ہے؟ کیا کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ کیا کسی بھارتی فوجی کو یہ کہا گیا ہے کہ ظالمو! تمہارے گھروں میں بھی مائیں بہنیں اور بیٹیاں ہیں۔ اگر ان کے ساتھ یہ سلوک ہو تو تم پر کیا گزرے گی؟

○○○

نیٹو میں توسیع کا مسئلہ

امریکہ کی خاتون وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائیٹ ماسکو پہنچی ہیں تاکہ وہ روسی اہلکاروں سے نیٹو میں توسیع کے مسئلے پر بات چیت کریں اور روس امریکہ اختلافات پر گفتگو کر سکیں۔ اس سے قبل روس کے صدر بورس یلسن اور امریکہ کے صدر بل کلنٹن کے درمیان نیٹو میں توسیع کے مسئلے پر ہونے والے مذاکرات بے نتیجہ رہے اور ان کا کوئی بھی حل سامنے نہ آیا۔ امریکہ اور مغربی ملکوں کا موقف یہ ہے کہ اب چونکہ سرد جنگ کا دور ختم ہو چکا ہے۔ مشرقی یورپ اور روس سے کمیونزم کی صف لپیٹی جا چکی ہے اور کمیونسٹ ملکوں کا فوجی اتحاد وارسا پیکٹ بھی ختم کر دیا گیا ہے جو نیٹو کا مخالف فوجی اتحاد تھا' تو اب نیٹو میں اگر سابق کمیونسٹ ممالک میں سے کوئی شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کو اجازت ہونی چاہئے۔ دوسری طرف روس یہ چاہتا ہے کہ نیٹو میں سابق کمیونسٹ ممالک کو شامل نہ کیا جائے۔ ایک وقت میں خود روس نے نیٹو میں شمولیت کی کوشش کی تھی مگر مغربی ممالک نے اس کی اجازت نہ دی تھی۔

دراصل ذہنی طور پر اب بھی روس کے اہلکار سابق کمیونسٹ ممالک کو اپنا اتحادی بلکہ اپنا ماتحت سمجھتے ہیں اور یہ برداشت کرنے کو تیار نہیں کہ یہ ممالک روس کے مخالف کسی فوجی اتحاد میں شامل ہو جائیں۔ جبکہ مغربی ممالک روس کے گرد دائرہ تنگ کرنا چاہتے ہیں تاکہ اگر کبھی روس میں کوئی تبدیلی آئے تو اس کے سابق کمیونسٹ اتحادی اس کے ساتھ نہ ہوں۔

○○○

زائر میں بات چیت

زائر میں باغیوں کے لیڈر مسٹر کابیلہ اور صدر موبوتو کے درمیان جنوبی افریقہ کے ایک سمندری جہاز میں بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ اس سے قبل دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت ناکام ہو چکی ہے۔ اب ایک بار پھر بات چیت شروع کی جا رہی ہے۔ اور اب اس بات چیت کی محرک اقوام متحدہ ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ اس بات چیت سے زائر میں جاری خانہ جنگی ختم کرنے کی کوئی راہ نکل آئے گی۔

باغیوں نے ہوتو قبائل کو خوراک کی رسد میں رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے اس کوشش میں ہیں کہ ان محصور پناہ گزینوں تک خوراک پہنچائی جا سکے۔ اقوام متحدہ نے زائر کے باغی لیڈر سے اپیل کی ہے کہ ان محضور پناہ گزینوں تک خوراک کی رسد میں روکاٹیں حائل نہ کی جائیں۔

○○○

صدر اسد اور حسنی مبارک کی ملاقات

شام کے صدر حافظ الاسد اور مصر کے صدر حسنی مبارک مصری قصبے شرم الشیخ میں باہمی ملاقات کر رہے ہیں جس کا مقصد مشرقی وسطی کے علاقے میں اسرائیل کی کارروائیوں کا سدباب کرنا ہے۔ اسرائیل نے مشرقی بیت المقدس کے علاقے میں نئی اسرائیلی بستیوں کی تعمیر کا اعلان کر کے سخت کشیدگی پیدا کر رکھی ہے۔ لیکن امریکہ نے جو ہمیشہ سے اسرائیل کا حامی رہا ہے اسرائیل کے خلاف سلامتی کونسل میں پیش ہونے والی قرارداد مذمت کو ویٹو کر دیا ہے۔ ادھر جنرل اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں اسرائیلی بستیوں کے قیام کے خلاف بھاری اکثریت نے مذمت کی قرارداد منظور کرلی۔

لیکن چونکہ عالمی ادارے کے سب سے بڑے فورم جنرل اسمبلی کے پاس کوئی اختیارات نہیں ہیں اس لئے اسرائیل کے وزیر اعظم نے اگلے ہی دن قرارداد کو مسترد کرنے کا اعلان کر دیا۔ اب یاسر عرفات بے شک کہتے رہیں کہ یہ عربوں اور فلسطینیوں کی اخلاقی فتح ہے مگر اس سے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور اسرائیل ان متنازعہ بستیوں کی تعمیر سے باز نہیں آئے گا۔

○○○

○

اے مجھ سے باخبر مجھے اپنے سے بے خبر نہ کر
اس رزم گاہِ شوق میں تُو مجھ کو بے سپر نہ کر
تیرا گناہگار ہوں' تجھ سے مَیں شرمسار ہوں
مجھ کو تو اعتراف ہے' مجھ سے حساب کر نہ کر
سر تیرے در پہ رکھ دیا' لے اس کو سنگِ در بنا
در سے اسے نہ یوں اٹھا' یوں اس کو دربدر نہ کر
دامن کشاں جہاں سے مَیں' مجھ سے جہاں گریز پا
مجھ سے اس اضطراب میں تُو بھی تو اب حذر نہ کر
میں نے بھی یادِ یار سے دل کو لگا لیا ہے اب
ہجر کی شب بھی خوب ہے' ہجر کی شب سحر نہ کر
اے دل تری محبتیں یادوں کی نذر ہو گئیں
اپنے لہو کی بوند بھی اب نذرِ چشمِ تر نہ کر
اونچی اڑانیں اُڑ چکے' اب وہ پرانی بات ہے
ان کا خیال چھوڑ دے تزئینِ بال و پر نہ کر
وہ شاخِ آشیاں جو تھی' وہ شاخ اب نہیں رہی
اس کی تلاش چھوڑ دے' طوفِ شجر شجر نہ کر
اے داستاں سرا سنا جو داستاں نہ ختم ہو
نیند آئے گی جب آئے گی تو قصہ مختصر نہ کر
ناہید تیری رہگذر پر آنے والے آ چکے
اب اس پہ کون آئے گا تزئینِ رہگذر نہ کر

عبدالمنان ناہید

○ اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آ رہے ہیں کہ اگر ہمارے وسائل اسی طرح رہے تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں"۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اعلان داخلہ احمدیہ ہوسٹل

بیوت الحمد کالونی ربوہ

○ بیرون ربوہ سے تعلق رکھنے والے احمدی طلباء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ہوسٹل کا انتظام کیا ہے۔ جو طلباء ربوہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

ربوہ کے کسی بھی تعلیمی ادارہ میں میٹرک / ایف اے' ایف ایس سی کے طلباء صدر صاحب جماعت / امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم میجر (ر) میر محمد عاصم صاحب قاضی جماعت اسلام آباد و سابق صدر حلقہ G-9 ابن حضرت مولوی محمد جی صاحب ہزاروی (رفیق حضرت بانی سلسلہ) مورخہ 21-4-97 کو دل کے اپریشن کے دوران راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر تقریباً 72 سال تھی۔ اسی روز بعد مغرب اسلام آباد میں جنازہ ادا کیا گیا۔ بعد ازیں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 22-4-97 کو 10 بجے صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ صفحہ

جدید منانے کا اہتمام کرے"

اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان کو سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" مورخہ 11- اپریل 1997ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ براہ کرم "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 11- اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ3

قادیان آ رہا تھا۔ کہ داعی اجل نے اسے مکہ ہی میں روک لیا۔ اس کی اہلیہ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب پہلے سے خبر دے دی تھی۔ کہ اس کا شوہر اور مبشر صاحب جائیں گے۔ مگر دو میں سے ایک واپس آئے گا۔ خواب میں یہ ظاہر نہ ہوا تھا۔ کہ دو میں سے کون واپس نہیں آئے گا۔ اس لئے یہ خیال کیا گیا۔ کہ غالباً مولوی مبشر صاحب ہندوستان ہی ٹھہر جائیں گے۔

اس مشن کی ابتدا مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ ہوئی۔ اور ان کے بعد اس کی ٹھوس بنیاد حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی خاص کوششوں سے رکھی گئی۔ جس پر کچھ عرصہ مولوی نذیر احمد صاحب نے کام کیا اور اب گیارہ سال لگاتار مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کام کر کے واپس آ رہے ہیں۔ کفایت کے خیال سے صحرا کی طرف سفر کیا۔ جس میں بہت تکلیف اٹھائی۔ کچھ دن مکہ مکرمہ میں بیمار رہے۔ اب اپنے رفیق سفر کی اچانک موت کا صدمہ لئے ہوئے واپس آ رہے ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر کرنے کے قابل ہے۔ کہ مبشر صاحب کا نکاح ہوا ہی تھا۔ کہ گولڈ کوسٹ کا سفر پیش آ گیا۔ جسے وہ اپنے رخصتانہ کے لئے ملتوی نہ کر سکے۔ اب گیارہ سال کے بعد رخصتانہ کی رسم پوری کریں گے۔ میں ان کے لئے ہر قسم کی کامیابی کی دعا کی درخواست بزرگان سلسلہ سے کرتا ہوں۔

بقیہ صفحہ 5

میں میاں صاحب کا مکان تھا۔ اس میں ہمیں بھی کئی بار جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ ہمیں تو یاد نہیں کہ کسی مسئلہ پر چنیوٹ والوں کو ربوہ کی طرف نگاہ اٹھانی پڑی ہو۔ ہمارے ہیڈ ماسٹر حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب عجیب فرشتہ صفت انسان تھے۔ سکول کی اسمبلی میں ہمیشہ خود موجود رہتے۔ ان کا انگریزی سوٹ ٹائی اور ترکی ٹوپی' میاں محمد ابراہیم صاحب کی شلوار قمیص ہاف کوٹ اور ترکی ٹوپی ان دونوں کا امتیاز تھا۔ اساتذہ میں سے ماسٹر نذیر احمد رحمانی صاحب سر پر پگڑی سی باندھتے تھے شملے کے بغیر۔ باقی اساتذہ ٹوپی اوڑھتے تھے۔ میاں صاحب نے اپنی کلاسوں میں اس کلاس کا ذکر بھی اپنی سوانح میں کیا جس میں یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن، تیسری پوزیشن، چھٹی اور ساتویں پوزیشن حاصل کی تھی ہم بھی اسی کلاس میں شامل تھے اور بس معمولی رنگ میں سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے تھے۔ قبلہ میاں صاحب نے ایک مضمون میں ذکر کیا تھا کہ یہ کلاس بڑی "نکمی" تھی اپنی خودنوشت میں آپ نے ذرا رعایت فرما دی اس کلاس کو "نالائق" نہیں لکھا (غالباً یہ مضمون پڑھنے کے بعد تلافی کرنے کے لئے آپ اس "نالائق" کی گوشمالی ضرور فرمائیں گے!)

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے بڑے لمبے عرصے تک ہزاروں لوگ کو علم سے منور کرنے کا کام کیا اور یہی کیا کم ہے کہ ان کے شاگرد دنیا کے کونے کونے میں موجود ہیں اور انہیں یاد کرتے ہیں۔ اس سے بڑی یادگار کسی انسان کی اور کیا ہو سکتی ہے؟ اگر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی میاں صاحب کو "ہمارے ماسٹر صاحب" فرمایا کرتے تھے تو ان کے ادنیٰ غلاموں کو بھی یہی فخر حاصل ہے وہ بھی انہیں یعنی میاں محمد ابراہیم صاحب کو "اپنے ماسٹر صاحب" کہہ کر یاد کرتے ہیں اور ان کے احسانات سے زیر بار ہیں۔

اللہ تعالیٰ مکرم میاں صاحب کی اس خودنوشت کو اپنی جناب میں بھی قبولیت عطا فرمائے اور مکرم میاں صاحب کے نافع الناس وجود کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہمارے درمیان قائم رکھے۔ آمین۔

○○○

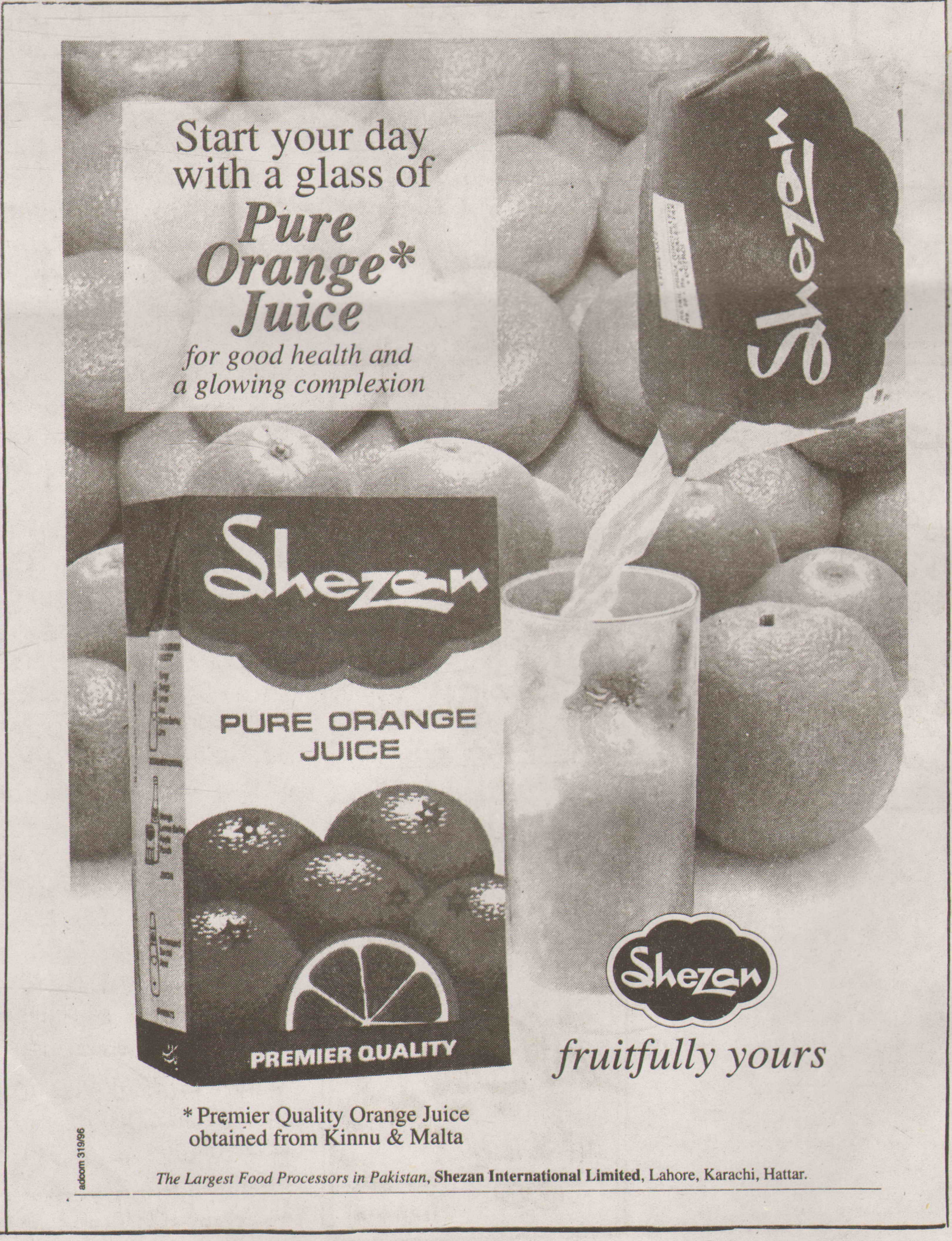

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5 - مئی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے گورنر شاہد حامد نے کہا ہے کہ دہشت گردی میں خفیہ بیرونی ہاتھ شامل ہے۔ امن و امان کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے ٹھوس حکمت عملی تیار کرلی گئی ہے۔ صحافیوں کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ احتسابی عمل پر بعض جماعتوں کی تنقید غیر ضروری ہے۔ مہنگائی پر قابو پایا جارہا ہے۔

○ موٹر سائیکل پر ڈبل سوار پر پابندی سے بچوں اور بچیوں کو مستثنیٰ قرار دے دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ کی زیر صدارت اجلاس میں دہشت گردی کی کارروائیوں پر اظہار تشویش کیا گیا۔ ملک دشمن عناصر کی گرفتاری کے لئے انٹیلی جنس نیٹ ورک کو بہتر بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آدھی رات سے صبح تک کڑی نگرانی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی میں پاکستانی ایجنسیاں نہیں اسلام اور ملک دشمن بیرونی عناصر کے ایجنٹ ملوث ہو سکتے ہیں۔

○ پنجاب حکومت نے فرقہ وارانہ دہشت گردی روکنے کے لئے دینی جماعتوں کی گول میز کانفرنس بلا لی ہے۔ مذہبی جماعتوں کو باضابطہ دعوت دی گئی ہے۔ فرقہ وارانہ بنیادوں پر باہم متحارب جماعتوں کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اکثریت حاصل کرنے کی "حقیقت" ظاہر ہونے کا وقت قریب آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اتحادی جماعتوں کے ہاتھوں بلیک میل ہو کر ایک مرتبہ پھر سندھ اور کراچی کے امن کو خطرات میں دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت مجھے گرفتار کرنا چاہتی ہے تو اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ احتساب کو تسلیم کرتے ہیں لیکن شور وہ لوگ مچا رہے ہیں جن کا اپنا احتساب ہونا چاہئے۔ کراچی میں ایسے لوگوں کو رہا کیا جارہا ہے جنہیں خود نواز شریف کے سابق دور میں دہشت گرد قرار دے کر آپریشن کلین اپ شروع کیا گیا تھا۔

○ وزیر اعظم کے مشیر برائے اطلاعات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی مسلح افواج اور حکومت میں غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتی ہے۔ تشدد واقعات فرقہ واریت نہیں دہشت گردی ہے۔ اس سے اسی طرح نبٹا جائے گا۔ صحافت پر پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔

○ حکومت پنجاب کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت نے سٹیٹ بینک سے اوور ڈرافٹ نہیں لیا۔ ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہوں کی ادائیگی کے علاوہ ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز بھی جاری کئے جارہے ہیں۔

○ تربیلا ڈیم کی صفائی سے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے خطرات ختم ہو گئے فنی طور پر بڑے نقصان سے بچانے کے لئے آپریشن کلین اپ کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا۔

○ لاہور اور فیصل آباد میں دہشت گردی کی وارداتوں میں امام مسجد سمیت چار افراد کو قتل کر دیا گیا۔ موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے فیصل آباد کے چنیوٹ بازار میں تحریک جعفریہ کے رہنما پر فائر کھول دیا۔ لاہور کے معروف ترین کاروباری مرکز ہال روڈ میں فجر کی نماز کے وقت نمازیوں پر فائرنگ سے امام مسجد قاری عبد الغفار جھنگوی ہلاک اور دو نمازی زخمی ہو گئے۔ ہال روڈ کی مزمل مسجد میں جاں بحق ہونے والے کا تعلق سپاہ صحابہ سے ہے۔ سانحہ کے بعد ہال روڈ پر مکمل ہڑتال کی گئی۔ اچھرہ میں تین نقاب پوشوں نے ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری کو مارنے کی کوشش کی۔

○ شاہدرہ میں دہشت گردوں نے سپاہ صحابہ کے ہیڈ کوارٹر میں گھس کر فائرنگ کی۔ قاری شفیق الرحمن بال بال بچ گئے۔ تین دہشت گرد علی الصبح مدرسہ کی دیوار پھلانگ کر داخل ہوئے اور زیر تعلیم طالب علموں سے قاری کے بارے میں پوچھا۔ ڈیوٹی دینے والے تین پولیس اہلکاروں کی جوابی فائرنگ سے دہشت گرد دیوار پھلانگ کر بھاگ گئے۔

○ سرگودھا میں پرانی دشمنی کی بناء پر دو سگے بھائی دن دہاڑے قتل کر دیئے گئے۔

○ گورنر پنجاب کے اختیارات میں مزید کمی کا فیصلہ کر لیا گیا۔ گورنمنٹ کالج کے بورڈ آف گورنرز کا سربراہ وزیر تعلیم ہو گا۔ بل پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

○ عوامی لیگ نے بنگلہ دیش کی فوج کو ترقیاتی کاموں پر لگا دیا ہے۔ شیخ مجیب الرحمن کی بیٹی حسینہ واجد کی حکومت فوجیوں کو آفت زدہ علاقوں میں مدد اور اقوام متحدہ کی امن افواج میں خدمات کے لئے استعمال کر رہی ہے۔ فوج کو گیس پائپ لائن کی تعمیر اور بجلی گھروں کی حفاظت پر تعینات کیا گیا۔ ڈھاکہ کے شہری فوجیوں کو دو زیر زمین نہریں بناتے دیکھ کر حیران رہ گئے ایک سینئر فوجی افسر نے کہا کہ ترقیاتی کاموں میں مدد دینا ہمارا فرض ہے۔ ہم اس کام سے خوش ہیں۔ ایک آرمی جنرل نے کہا کہ ہم جمہوریت کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ وزیر اعظم حسینہ واجد نے فوج کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔

○ برطانیہ کے الیکشن میں لیبر پارٹی کے ٹکٹ پر پاکستانی نژاد محمد سرور کی کامیابی نے ایشیائی باشندوں کے حوصلے بلند کر دیئے۔

○ ایک اسرائیلی جرنیل نے الزام لگایا ہے کہ شام نے اسرائیل کے خلاف فوجی کارروائی کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ اسرائیلی ملٹری چیف نے ممکنہ جنگ سے بچنے کے لئے بجٹ میں اضافے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اسرائیلی رکن پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ جب سے قیام امن کا عمل رکا ہے کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ کرپٹ ججوں کے خلاف کارروائی کے لئے قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں میں کرپشن سے آگاہ ہوں۔ یہ صرف عدلیہ میں نہیں ہر شعبے میں ہے۔ ججوں کی کرپشن پر نظر رکھنے کے لئے جوڈیشل کونسل کی شکل میں فورم موجود ہے۔ کسی جج کے خلاف درخواست اس فورم کو دی جاسکتی ہے۔ قوانین میں مناسب ترامیم کی تجاویز پر غور ہو گا اس سلسلہ میں پارلیمنٹ پر بھی کچھ دباؤ ہونا چاہئے۔ کیونکہ پارلیمنٹ واحد ادارہ ہے جو ترامیم کر سکتا ہے۔

○ محرم کے موقع پر امن و امان بحال رکھنے کے لئے جھنگ میں فوج طلب کرلی گئی ہے۔

○ چیف احتساب کمشنر جسٹس ریٹائرڈ غلام مجدد مرزا نے کہا ہے کہ ملک میں کوئی کام رشوت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہ منافقت اور دولت اکٹھی کرنے کا دور ہے۔ اگر ان چیزوں سے بچنا ہے تو قرآن پاک پر عمل کرنا ہو گا۔ یہ نسخہ کیمیا ہے۔ اس میں پوری دنیا کے مسائل کا حل موجود ہے۔

○ سرگودھا میں دہشت گردی سے دو سگے بھائی ہلاک ہو گئے جبکہ ان کا دوست بچ گیا۔

تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنے بیٹے قیصر مبشر کا نام تبدیل کر کے قیصر احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے قیصر احمد کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

مبشر احمد ابن حافظ محمد یوسف
12/3 دار النصر غربی (ب) ربوہ

خوشخبری
چارجٹ۔ ڈبل چارجٹ۔ ٹرپل چارجٹ
انتہائی کم قیمت پر جاپانی کپڑا
کی ٹاپ کوالٹی ہر کلر میں جدید ڈیزائنوں میں
تیار کوٹ اور برقعے نیز جاپانی سوٹ بھی دستیاب
ہیں۔ نیز کوٹ اور برقعے کی ارجنٹ سلائی بھی
کی جاتی ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز
فون: دوکان 211365
گھر 211368
قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ
پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز چیکس
کی بے شمار ورائیٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1
ربوہ
فون:
دوکان: 434
گھر: 211244

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کٹوتی نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837
گھر: 212175
پروپرائیٹرز:
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ
ربوہ

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4
عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
5 کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508